



## سوال

(261) بے نمازی سے نکاح کے ڈر سے عورت کا بغیر ولی کے نمازی شخص سے نکاح کرنا

## جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ایک بیوہ عورت ہندہ ہے اور بالغ ہے اس کا باپ مر گیا ہے اس کے لیے بھائی اور ماموں موجود ہیں۔ مسماۃ ہندہ اور اس کی ماں حنفی المذہب ہیں۔ ایک شخص اہل حدیث نے ہندہ سے نکاح کرنے کا پیغام اس کے بھائی کے یہاں بھیجا۔ مسماۃ ہندہ کو اس شخص اہل حدیث سے نکاح کرنا منظور ہوا اور ہر طرح راضی ہوئی، کیونکہ وہ شخص اہل حدیث بہت لائق اور صالح و دیندار ہے اور ہندہ کی ماں کو بھی اس شخص سے نکاح کر دینا منظور و پسند ہوا، مگر ہندہ کے بھائی نے منظور نہیں کیا۔ اس درمیان میں ہندہ کو خبر لگی کہ اس کا بھائی اس کا نکاح ایک دوسرے شخص سے کرے گا، جو بے نمازی ہے، چونکہ ہندہ کو اس دوسرے شخص سے نکاح کرنا کسی طرح منظور نہ تھا، اس وجہ سے بہت گھبرائی کہ میرا نکاح کہیں اس دوسرے شخص سے نہ کر دیا جائے اور بجلت تمام بلا اجازت و بلا اطلاع اپنے بھائی کے اس اہل حدیث شخص سے اپنا نکاح کر لیا اور اہل حدیث نے بھی اس خیال سے کہ نکاح ہو جانے کے بعد اس کا بھائی اجازت دے دے گا، نکاح کر لیا۔ جب نکاح کی خبر ہندہ کے بھائی کو لگی تو وہ ہندہ سے بہت ناخوش ہوا اور اب وہ کسی طرح سے نکاح کی اجازت نہیں دیتا ہے اور یہ کہتا ہے کہ جو چاہے کرے، ہم کبھی اجازت نہ دیں گے اور نہ کسی طرح اس کی اجازت دینے کی امید معلوم ہوئی۔

اب ہندہ سخت مصیبت میں پڑ گئی کہ نہ اس کا بھائی نکاح کی اجازت دیتا ہے اور نہ وہ اہل حدیث اس کو اپنی منکوہہ سمجھ کر رکھ سکتا ہے اور نہ اس سے معاملہ زن و شوکا کر سکتا ہے کیونکہ اس کو معلوم ہے کہ یہ نکاح حدیث کی رو سے صحیح نہیں ہوا۔ پس سوال یہ ہے کہ از روئے قرآن و حدیث کے ایسی صورت میں ہندہ کی گلو خلاصی کی کیا صورت ہے؟

## الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلوٰۃ والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

ایسی صورت میں ہندہ حاکم سے درخواست کرے کہ میں فلاں شخص سے اپنا نکاح کرنا چاہتی ہوں، حاکم میرے بھائی کو حکم دے کہ وہ میرا نکاح اس شخص سے کر دے اور اگر میرا بھائی میرا نکاح کر دینا اس شخص سے منظور نہ کرے تو (بشرط یہ کہ ہندہ کا اور کوئی ولی نہ ہو) ایسی حالت میں حاکم خود ولی ہے اپنی ولایت سے میرا نکاح اس شخص سے کر دے یا اپنی طرف سے کسی شخص کو حکم دے دے کہ وہ شخص میرا نکاح اس شخص سے کر دے۔ نیل الاوطار (6/26) میں ہے:

"فادالم کین ثم ولی اوکان موجودا وحصل المنقل الامرالی السلطان لانه ولی من لا ولی له"

"پس جب ولی نہ ہو یا ولی تو ہو، لیکن وہ اس کو نکاح سے روکے تو امر ولایت سلطان کی طرف منتقل ہو جائے گا۔ کیوں کہ ولی نہ ہونے کی صورت میں وہ ولی ہے۔"

ایضاً (6/33) میں ہے:



"وفى حديث معقل بن يسار ان السلطان لا يرجع المرأة الا بعد ان يامر وليها بالرجوع عن العصل فان اجاب فذلك وان اصر زوجها"

"معقل بن يسار کی اس حدیث میں اس بات کی دلیل ہے کہ سلطان کسی عورت کا نکاح کرانے سے پہلے اس کے ولی کو حکم دے کہ وہ نکاح سے روکنے والا عمل ترک کر دے، اگر وہ بجا آوری کرے تو ٹھیک اور اگر وہ اپنی ضد پر مصر رہے تو سلطان اس کا نکاح کر دے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔"

حدیث ما عہدی واللہ اعلم بالصواب

## مجموعہ فتاویٰ عبداللہ غازی پوری

کتاب النکاح، صفحہ: 462

محدث فتویٰ